روزنامہ
الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۶ صفر ۱۴۱۱ھ ، ۲۸ ظہور ۱۳۶۹ ہش ، ۲۸ اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۶

خدا کی راہ میں پیش کرنے کی برکات

"جب بھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندے دینے والوں پر نازل ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صـ۳)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے۔ بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شئے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ۔ اور وہ دعا سے بڑھے گا۔ اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ ۳۶۷-۳۶۸)

زندگی کی لذّت علم حاصل کرنے میں ہے: نئی زبانیں سیکھیں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"آپ اپنے دماغ کی قدر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت غیر معمولی قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ بیک وقت بہت سی چیزیں سیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ علم میں مگن ہو جائیں۔ یہی زندگی کی لذّت ہے۔ جو مزا علم میں ہے وہ نہ گیوں میں ہے، نہ چالاکی میں ہے نہ لباس وغیرہ میں ہے پھر اس کے ساتھ کیریکٹر میں ایک عظمت (NOBILITY) بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو جیسا کہ آپ سے میں نے کہا تھا زبانیں سیکھیں۔

جب آپ نیک نیتی سے سیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آپ کو حاصل ہو گی۔ اور آپ پر کوئی ایسا بوجھ بھی نہیں پڑے گا جو آپ کی تعلیم میں حارج ہو۔ ہر طالب علم کو جو زائد وقت ملتا ہے اس میں وہ یہ مشغلہ رکھ لے کہ کوئی زبان سیکھتی ہے۔ اس سے اس کو RELAXATION یعنی تفریح بھی ہو گی، کیونکہ دلچسپی کو حاصل کرنے یا بوریت کو دور کرنے کا جو PHENOMENON ہے وہ صرف یہ ہے کہ انسان تبدیلی چاہتا ہے۔ کام سے کام میں تبدیلی ہو تب بھی آدمی RELAXED یعنی سکون حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ انتہائی پریشر کے وقت جب چرچل نے RELAXED کرنا ہوتا تھا تو وہ ترکھان والا کوئی کام شروع کر دیتا تھا۔ اور اگر ترکھان کام کر رہا ہو اور تھک جائے تو وہ تو خیر اس وقت جرنیل نہیں بن سکتا لیکن بہر حال اگر کوئی اور کام کرے گا تو اس میں دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ تو تنوع میں دلچسپی ہے تبدیلی میں دلچسپی ہے۔ یہ بھی آپ کی ایک علمی تبدیلی ہو جائے گی۔ آپ ایک نئی زبان سیکھنے لگ جائیں گے۔"

(احمدی طلباء سے خطاب
۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

سانحہ ارتحال

○ نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم حبیب اللہ خان صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ابن مکرم خان میر خان صاحب (محافظ خاص حضرت فضل عمر) اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۰ء کو بعمر ۶۳ سال وفات پا گئے۔ بوقت وفات ان کے دو نوں بیٹے مکرم نصر اللہ خان صاحب اور مکرم لطف اللہ خان صاحب جرمنی میں مقیم تھے۔

○ محترم مولوی محمد شفیق قیصر صاحب کے والد مکرم منشی محمد صادق صاحب بعمر ۸۴ سال مورخہ ۲۰/۸/۹۰ بوقت ۱۱½ بجے شب وفات پا گئے آپ موصی تھے۔ اگلے دن تدفین بہشتی مقبرہ میں انجام پائی۔ آپ کی نماز جنازہ مولوی محمد صدیق گورداسپوری صاحب نے بیت المہدی میں پڑھائی موصوف ایک لمبا عرصہ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) کی اراضیات واقع ناصر آباد اور محمود آباد سندھ میں مختار عام رہے۔ بعد ازاں آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (اللہ آپ سے راضی ہو) کی اراضیات بشمول دیگر املاک کے مختار عام ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں جب ملک تقسیم ہوا تو مختار عام کے علاوہ بحیثیت درویش کئی سال قادیان میں رہے۔ وہاں رہ کر کئی جماعتی امور کو محنت اور لگن سے سر انجام دیتے رہے۔

○ محترم چوہدری خلیل احمد صاحب آف گلشن اقبال کراچی بقضاءِ الٰہی مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۹۰ء بروز پیر آغا خان ہسپتال میں وفات پا گئے۔ بوقت وفات ان کی عمر تقریباً ۶۵ برس تھی۔ موصوف نے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

○ محترمہ محمودہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب ثاقب جن کا فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سنٹر راولپنڈی میں اپریشن ہوا تھا۔ مورخہ ۱۱ اگست کو ۳ بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں۔ ان کے خاوند امریکہ میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ ظہور ۱۳۶۹ ہش ۲۸ اگست ۱۹۹۰ء

رحمت کی گھٹائیں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) نے ایک جگہ بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے ایک بار سوچا کہ ان پر اللہ تعالےٰ نے جو فضل کئے ہیں ان کو احاطۂ تحریر میں لائیں اور ایک کتاب اس مقصد کے لئے لکھیں اور شاید چند صفحات اس مقصد کے لئے لکھے بھی! اس پر اللہ تعالےٰ نے مقدس بانیٔ سلسلہ کو رؤیا میں دکھایا کہ موسلا دھار بارش برس رہی ہے اور ارشاد الٰہی ہوا کہ اگر بارش کے ان قطروں کو گن سکتے ہو تو میری رحمت کو بھی شمار کر لوگے۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ نے یہ کتاب لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے اور ہماری کمزوریوں، خطاؤں اور ناطاقتیوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ہم پر جو افضال و انعامات فرما رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں جو شان و شوکت عطا کر رہا ہے۔ دلوں میں اپنے فضل سے جو تبدیلیاں لا رہا ہے۔ ممولے جیسی چھوٹی سی جماعت کو بڑے بڑے شہبازوں کے مقابلے میں جس طرح کامیابی عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ تبارک و تعالےٰ کی محبت، رحمت، شفقت اور فضل و نعمت کے وہ بے شمار و بے حساب واقعات ہیں جن کو ہم چاہیں بھی تو صفحات کی قید میں نہیں لا سکتے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی لئے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۰ء کے دوسرے روز کے خطاب میں یہ ارشاد فرمایا کہ سال گذشتہ میں اللہ تعالےٰ نے جو افضال و انعامات جماعتِ احمدیہ پر فرمائے ہیں ان کی محض ایک جھلک ہی دکھائی جا سکتی ہے۔ پورا بیان تو ہفتوں اور مہینوں کی تقاریر کا متقاضی ہو اور شاید اس سے بھی بات نہ بنے اللہ کی رحمتوں کو کون گن سکتا ہے اس کے فضلوں کا کون بیان کر سکتا ہے۔ آجکل برسات ہے۔ شدید گرمی کے بعد جب چند لمحوں کے اندر اندر گھنگھور گھٹائیں گھر کر آجاتی ہیں۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگ جاتی ہے۔ تو کونسا دل ہے جو مولا کی محبت میں بے خود و مست نہ ہو جائے۔ موسم کی یہ ادنیٰ تبدیلی قادرِ مطلق کے ادنیٰ ترین اشارے سے دلوں میں محبت کے کیسے طوفان بپا کرتی ہے اس کا نہایت پاکیزہ اظہار سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یوں فرمایا کہ کھلے آسمان تلے نکل کر اللہ کی رحمت کے پہلے قطرے کو اپنی زبانِ مبارک پر لے لیا۔ قربان جائیے محبت کے اس اظہار پر۔ واری جائیے پاکوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر۔

اے احبابِ جماعت احمدیہ! آئیے ہم بھی اللہ کی بے شمار رحمتوں اور فضلوں کو اپنے دلوں میں جذب کر لیں۔ اور ہمارا ذرہ ذرہ اللہ کے فضلوں اور شکر کا مجسم اظہار بن جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

یہ چاند یہ سورج یہ چمکتے ہوئے تارے
یہ صبح کے انوار شفق کے یہ شرارے
یہ شہر کا ہنگامہ یہ جنگل کی خموشی
ہیں کتنے لطیف آپ کے رنگین اشارے

ـــ ابوالاقبال

اپنے گھر کی دیواروں کو جتنا اونچا کرتے ہیں
جھانکنے والوں کی فطرت سے ہم اتنا ہی ڈرتے ہیں

وہ جس موت کی دھمکی دے کر چھپ جاتے ہیں غاروں میں
ایسے مر جانے پر ہم تو جان و دل سے مرتے ہیں

کیا ان کی تعزیر کا کوئی پہلو نکلے گا کہ نہیں
وہ جو چاہیں کہہ سن لیں الزام ہمیں پر دھرتے ہیں

وہ تو بے بنیاد "حقائق" کہہ کر ہوتے ہیں بدنام
اُن کی اُڑائی دھول سے اَٹ کر ہم کچھ اور نکھرتے ہیں

ہم پر یہ الزام لگاؤ ہم ایمان کے رسیا ہیں
ہم نے جو کہنا تھا کہا ہے ہم کب اس سے مکرتے ہیں

تیراکی کا زعم تھا جن کو لہر سے اُلجھے ڈوب گئے
وہ دیکھو کچھ سہمے سہمے دریا پار اُترتے ہیں

گفتار کے رسیا تو ہیں بہت کردار کے حامل کو ڈھونڈو
ان جبوں اور دستاروں سے کچھ لوگ تماشہ کرتے ہیں

آتی ہے صدا تو آنے دو تم روک نہ پاؤ گے اس کو
یہ زندہ کرتی ہے سب کو، کچھ ایسے ہیں جو مرتے ہیں

کچھ لوگ تو دہشت گردی کے عالم سے ہیں گھبرائے ہوئے
جو اپنے آپ سے واقف ہیں وہ اپنے آپ سے ڈرتے ہیں

ہم کو تو نسیم اس جور و جفا کی دنیا میں معلوم ہوا
جو لوگ دبائے جاتے ہیں وہ دَب کر اور اُبھرتے ہیں

نسیم سیفی

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

تلقین عمل

(بہر حال) بیت اللہ ایک نہایت ہی پرانا مقام ہے۔ اور تاریخ بھی اسکے قدیم ہونے کی شہادت دیتی ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور "لائف آف محمدؐ" میں لکھتے ہیں کہ مکہ کے مذہب کے بڑے اصولوں کو ایک نہایت ہی قدیم زمانے کی طرف منسوب کرنا پڑتا ہے۔ گو ہیروڈوٹس مشہور یونانی جغرافیہ نویس نے نام لے کر کعبے کا ذکر نہیں کیا مگر وہ عربوں کے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا الالات کا ذکر کرتا ہے۔

(یعنی خداؤں کا خدا) اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مکہ میں ایک ایسی ہستی کی پرستش کی جاتی تھی جسے بڑے بڑے بتوں کا بھی خدا مانا جاتا تھا۔ پھر لکھا ہے کہ مورخ ڈالوڈورس سکولس جو مسیحی سن سے ۵۰ سال پہلے گذرا ہے۔ وہ بھی لکھتا ہے کہ عرب کا وہ حصہ جو بحیرۂ احمر کے کنارے پر ہے اس میں ایک معبد ہے جسکی عرب بڑی عزت کرتے ہیں (دیباچہ لائف آف محمدؐ) پھر لکھتا ہے کہ قدیم تاریخوں سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ بنا کب ہے یعنی یہ اتنا پرانا ہے کہ اس کے وجود کا تو ذکر آتا ہے مگر اس کی بنا کا پتہ نہیں چلتا یہ بالکل بیت العتیق کا ہی مفہوم ہے جو دوسرے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ بعض تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ نے اسے دوبارہ بنایا تھا اور کچھ عرصے تک ان کے پاس رہا اور تورات سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تباہ ہو گئے تھے (خروج باب ۱۷ آیت ۸ تا ۱۶۔ وگنتی باب ۲۴ آیت ۲۰)۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے بھی بہت پہلے عمالقہ اس پر قابض رہ چکے تھے اور وہ بھی اس کے بانی نہ تھے بلکہ یہ گھر ان سے بھی پہلے کا بنا ہوا تھا اور انہوں نے اس کے تقدس پر ایمان لاتے ہوئے اسے دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ پس تاریخی شواہد کی رو سے بھی بیت اللہ کا بیت العتیق ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اس موقعہ پر حضرت محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی کا ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد ۳ میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے۔ ان میں سے ایک شعر مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا۔

لقد طفنا کما طفتم سنینا
لھذا البیت طرًّا اجمعینا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گذر چکا ہے اس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ میں نے کہا کہ زمانۂ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گذرا۔ اس نے کہا کہ تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو اس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانے میں ہوا ہے۔ یا کسی اور آدم کا وہ کہتے ہیں کہ اس پر معاً مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ جدّ اکبر بھی انہی میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔ فتوحات مکیہ جلد ۳۔

حضرت محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی کا یہ کشف بھی بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانے سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ بنا رہا اور اسی طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ آج سے ہزارہا سال قبل بھی لوگ اس مقدس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں۔ جس طرح آج بیت اللہ کا طواف کرتے رہے ہیں جسطرح آج بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ یہی حقیقت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ البیت العتیق ہے جو زمانۂ قدیم سے خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا تجلی گاہ رہا ہے اور قیامت تک دنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا۔

(لیکن) وہ لوگ جو کہ اصرار کے ساتھ قوم میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور بدگوئی کے عادی ہوں ان کو یقیناً اس دنیا میں بھی سزا ملنی چاہیئے اور آخرت میں بھی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو ظاہر کر کے ان کو ذلیل کرے گا۔ اور جس سزا کے وہ مستحق ہیں۔ اس میں انہیں مبتلا کرے گا۔ جب ایک شخص کا ظاہر نیک نظر آتا ہو تو اسکے متعلق یہ باتیں قبول ہی نہیں کرنی چاہیئں۔ جس طرح کہ بدآدمی کے متعلق نیک بات سن کر انسان کو تعجب ہوتا ہے اور اسکو ماننے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ (پھر فرماتا ہے) کہ انفرادی اخلاق پر اعتراضات بعض بے احتیاطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بے احتیاطی مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ ان چیزوں سے بچنے کے لئے ایک دوسرے کے گھر آزادانہ نہ گھس جایا کرو۔ بلکہ پہلے سے اجازت لیا کرو اور گھر والوں پر سلام کیا کرو۔ پھر اگر تمہیں تمہارے سلام کا جواب نہ ملے تو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اس گھر میں داخل نہ ہو۔ اور اگر گھر میں بعض افراد ہوں اور وہ تمہیں کہیں کہ چلے جاؤ اسوقت ہم نہیں مل سکتے تو پھر ملاقات پر اصرار نہ کرو۔ ہاں ایسے گھر جن میں تمہارا اسباب پڑا ہوا ہے۔ اور ان میں کوئی رہتا نہیں ان میں تم بلا اجازت جا سکتے ہو۔ اور اگر مرد اور عورت کا آمنا سامنا ہو جائے تو ان کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کو آنکھیں کھول کر نہ دیکھا کریں۔ اور ان تمام راستوں کی حفاظت کریں۔ جن سے بدی انسانی قلب میں داخل ہوتی ہے۔ یہی حکم عورتوں کے لئے بھی ہے جسطرح مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بھی ایسے راستوں کو بند کریں جن کے ذریعے سے بدی انسان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ اور اپنے جسم کے ایسے حصّے جن کو خدا تعالیٰ نے خوبصورت بنایا ہے۔ غیر محرموں پر ظاہر نہ کریں سوائے اس کے کہ کوئی حصہ آپ ہی آپ ظاہر ہو جائے (جیسے قد اور جسم کی بناوٹ وغیرہ) اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے منہ کے اوپر سے کھینچ کر سینوں تک لے آئیں۔ یعنی لمبا گھونگٹ نکالیں۔ اور اپنی زینت سوائے اپنے قریبی رشتہ داروں کے یا ایسے متعلقین کے جن کی فہرست دی گئی ہے اور کسی کو نہ دکھائیں۔ اسی طرح چاہیئے کہ قومی اخلاق کی درستی کے لئے بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں۔ بلکہ ان کی شادی کر دی جائے۔ اسی طرح غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کی جائے اور شادی میں مالی کمزوری کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ اور جو شادی کر ہی نہ سکیں وہ اپنے اخلاق کی درستی کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ دوسرا طریق نیکی کے قائم رکھنے کا یہ ہے کہ جنگی قیدیوں کو آزاد کیا جائے۔ پس اگر کوئی جنگی قیدی فوراً اپنی آزادی کی قیمت دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو اسکے ساتھ یہ معاہدہ کیا جائے کہ وہ قسط وار اپنا جرمانہ ادا کر دے گا بلکہ حکومت کو (اور دوسرے لوگوں کو) چاہیئے کہ خود اسکی طرف سے اسکی آزادی کی رقم ادا کر دیں۔ اسی طرح جو عورتیں جنگی قیدی ہوں اور تمہارے قبضے میں ہوں ان پر بھی ایسے احکام جاری نہ کرو کہ وہ بدکاری پر مجبور ہو جائیں۔ اگر تم ایسے حالات میں ان کو رکھو گے تو پھر تم ذمہ دار ہو گے وہ نہیں۔ ان باتوں میں تمہارے لئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور تم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں ان سے بڑھ کر روحانی مرتبے دینے والی یہ تعلیم ہے۔

میں خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے جن میں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو اس وقت انہیں کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوتی کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اسی کام میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ کیا جائے۔ بیشک اجتماعی طور پر بھی ہو لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے۔ یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے۔ یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر رہا ہو گا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اور اگر کوئی دوست اسے رستے میں مل جائے تو اسے کہے گا میری اپنی نہیں۔ فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہو گا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے۔ یہ پہلا قدم ہو گا۔ اسی طرح بعض اور کام اسی نوعیت کے سوچے جا سکتے ہیں اور ایسے کام کرانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے اور اس کا نفس مر جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر کام کرنے کو تیار ہو جائے۔

خود حفاظتی کے لئے احتیاطی اقدامات ضرور کرنے چاہیئں۔

شذرات

نون ۔ سین

لائبیریا کی حالتِ زار

آج سے دس سال قبل جس محل میں صدر ٹالبرٹ کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا اس میں صدر ڈو قیام پذیر ہیں۔ ٹالبرٹ کو گولی مارنے کے بعد انہوں نے ان کی کابینہ کے ۱۳ وزراء کو ساحل سمندر پر کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ اور انہوں نے اس طرزِ حکومت کا آغاز کر دیا جو گزشتہ دس سال سے لوگوں کے لئے تشدد کی ایک مثال بن گئی ہے۔ صدر ڈو اور چارلس ٹیلر پہلے دوست تھے اور اب ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ چارلس ان فوجوں کی کمان کر رہے ہیں جو حکومت کی فوجوں کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ ملک کا خاصا حصہ ان کے زیر تسلط آ چکا ہے۔ منروویا دارالخلافہ پر وہ اپنی پیش قدمی کی رفتار تیز کر رہے ہیں۔ لیکن منروویا اور منروویا کے نواحی علاقوں میں جو لاشیں دیکھنے میں آتی ہیں وہ دراصل ڈو کی فوجوں کا شکار ہوتی ہیں۔ بعض سفارت کار کہتے ہیں کہ اس وقت ڈو کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک زخمی درندے کی طرح لوگوں پر ظلم کر رہا ہے جو سامنے آیا تہہ تیغ۔ جس پر گولی چل سکی اس کو وہیں ڈھیر کر دیا۔

چارلس ٹیلر پہلے ڈو کے ساتھی تھے پھر ان پر الزام لگا کہ انہوں نے دس لاکھ امریکی ڈالر کی رقم کا غبن کیا ہے اور انہیں حکومت کے اداروں سے لاتعلقی کا اظہار کرنا پڑا۔ اس وقت تک لائبیریا کے قبائل آپس میں لڑنا شروع ہو گئے تھے اور اس خانہ جنگی کی بنا پر ہزاروں آدمی لائبیریا چھوڑ کر قریبی ملکوں میں جا بسے تھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ آئیوری کوسٹ پہنچے لیکن جب دیکھا کہ چارلس ٹیلر کے آدمی پیش قدمی کر رہے ہیں تو بہت سے لوگ آئیوری کوسٹ اور دوسرے علاقوں سے آ کر اس کے ساتھ مل گئے اور ڈو کی حکومت کا تختہ الٹنے میں اس کی مدد دینے لگے۔ حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ امریکہ نے اپنے بہت سے باشندے وہاں سے نکال لئے ہیں حال ہی میں امریکہ سے چھٹے فلیٹ کے چار جہاز منروویا پہنچے اور بہت سے امریکیوں کو نکال کر لے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جہاز پھر آئیں گے اور باقی لوگوں کو بھی لے جائیں گے۔ اسی طرح اقوام متحدہ کے کارکن جن کی کل تعداد گیارہ ہے وہ بھی ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور جاتے ہوئے یہ بیان دے گئے ہیں کہ جب جنگ ختم ہو گئی وہ واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ڈو نے کوشش کی ہے کہ امریکہ سے امداد مل جائے لیکن امریکہ نے حالات دیکھتے ہوئے امداد دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ امریکہ میں سیاسی دانشوروں کا خیال ہے کہ ڈو اب اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اس کی حکومت کا تختہ الٹ جائے گا۔ جو لوگ اس وقت چارلس ٹیلر کے ساتھ مل کر ڈو کی حکومت کا تختہ الٹنے میں مصروف ہیں ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو چارلس ٹیلر پر بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ وہ جانتے ہیں کہ خانہ جنگی تو قبائل میں ہو رہی ہے اور جب ڈو کی حکومت کا تختہ الٹ جائے گا تو چارلس ٹیلر کے قبیلے کے لوگ دوسروں کو دبانے میں مصروف ہو جائیں گے۔ اور وہ اسی قسم کا تشدد ان پر جاری رکھیں گے جیسا کہ ڈو کے وقت میں ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال اس وقت سب کے سامنے ایک ہی ہدف ہے اور وہ ہے ڈو کا اقتدار سے ہٹانا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ڈو اقتدار سے ہٹ جائے تو پھر جو بھی ہو گا اس پر بعد میں غور کر لیا جائے گا یا اس سے بعد میں نبٹ لیا جائے گا۔

ڈو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے انتخابات میں صدارت کے لئے نہیں کھڑے ہوں گے لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بات ایسے وقت میں کہی گئی ہے جب انہیں نظر آ رہا ہے کہ وہ اگلا صدارتی انتخاب دیکھ بھی نہیں سکیں گے۔ اس لئے ان کے اس اعلان میں انہیں خلوص نظر نہیں آتا۔

تمباکو نوشی

صدر میخائل گورباچوف امریکہ کے دورے پر تھے اور سان فرانسسکو میں اخباری نمائندوں سے خطاب کر رہے تھے ایک اطالوی صحافی نے جو ان کی تقریر کے نوٹس لے رہا تھا اچانک ایک سگریٹ ہونٹوں میں دبائی اور لائٹر ہاتھ میں لے کر اسے سلگانے لگا تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہاں جتنے صحافی بیٹھے تھے ان سب کی تیز نگاہیں اس پر پڑ رہی ہیں اور وہ ایسی ناپسندیدگی کر رہے ہیں کہ اس اطالوی صحافی کو مجبوراً گورباچوف کی تقریر کے دوران ہی وہ کمرہ چھوڑ کر جانا پڑا تا کہ وہاں وہ سگریٹ کے کش لگا سکے۔ اور بڑبڑاتے ہوئے اس نے جو اس بات پر تبصرہ کیا وہ یہ تھا کہ یہاں تو تمباکو نہ پینے والوں کی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ میں یہاں ایک قیدی ہوں۔

اس وقت امریکہ کے تقریباً ۵ کروڑ افراد سگریٹ نوشی کرتے ہیں لیکن وہ بھی یہی محسوس کرتے ہیں کہ لوگوں کی نظریں انہیں کھائے جا رہی ہیں۔ لیکن بہرحال وہ مجبوراً ایسی نظروں کے دوران ہی سگریٹ نوشی کرتے رہتے ہیں۔ شین ٹیلر نے جب یہ دیکھا کہ شکاگو میں اس کے دفتر کے ۲۶ افراد میں سے سگریٹ پینے والے تین میں سے وہ ایک ہے تو وہ ایک طرف چلی گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آئندہ سے وہ سگریٹ نہیں پئے گی۔ اس نے کہا کہ اب ہمارے معاشرے میں سگریٹ نوشی کو برداشت نہیں کیا جا رہا۔ "میں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے کیونکہ اب میں سگریٹ نوشی کے لئے مزید جدوجہد نہیں کرنا چاہتی"

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بات کب شروع ہوئی اور کیسے اس نتیجے پر منتج ہوئی لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ کی ریاستوں میں تمباکو نوشی کو ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ طریق زندگی بھی بدل رہا ہے۔

جب شروع میں تمام مقامی پروازوں پر سگریٹ نوشی بند کی گئی تھی اور یہ گذشتہ فروری کی بات ہے تو صرف چند لوگ ایسے تھے جو اس کے خلاف تھوڑا بہت بولے۔ جہاں تک بیوروکریسی کے اعلیٰ افسروں کا تعلق ہے وہ سگریٹ نوشی کی برملا مخالفت کرتے ہیں اور کانگریس میں پانچ ایسے بل پیش ہو چکے ہیں۔ جن میں تمباکو نوشی پر مزید پابندیاں لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ عوام الناس تمباکو نوشی کی پرزور مخالفت کر رہے ہیں اور اس وقت ۴۵ ریاستوں میں اور کولمبیا کے ضلع میں تمباکو نوشی پر بعض پابندیاں عائد ہیں اور اس کے علاوہ ۴۵۰ شہروں میں اور کونٹیز میں از خود ایسے قوانین منظور کر لئے گئے ہیں۔ جن کی بنا پر تمباکو نوشی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں حتیٰ کہ دو ریاستیں جہاں پر تمباکو بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ ورجینیا اور کنٹکی نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ پابندیاں عائد ہونی چاہئیں۔ اب یہ کوشش کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں ایک مہم جاری ہے کہ جہاں جہاں کالج یا دفاتر یا کمپنیاں تمباکو اگا کر اس سے نفع حاصل کرتی ہیں۔ ان کو اس کام سے روکا جائے اور جن کے پاس تمباکو کے ذخیرے پڑے ہیں۔ ان سے وہ سٹاک لے کر تلف کئے جائیں۔ ہارورڈ کی یونیورسٹی کے صدر ڈیرک بوک DEREK BOK نے جب یہ اعلان کیا کہ انہوں نے تمباکو سے نفع حاصل کرنے والے کھیت فروخت کر دیئے ہیں تو طلباء نے نعرے لگا کر ان کو داد دی اور سگریٹوں کے ٹکڑے کر کے انہیں ہوا میں پھیلا دیا بوسٹن میں جو تمباکو کے خلاف سکیم چل رہی ہے۔ اس سلسلے میں اعلان کیا گیا کہ نیویارک کی سٹی یونیورسٹی اور بوسٹن کے دو ہسپتالوں نے بھی اپنے اپنے سٹاک فروخت کر دیئے ہیں۔ اور نیویارک کے گورنر ماریو کیومو MARIO KCUMO نے کہا کہ اس خیال کو اتنی پذیرائی حاصل ہوئی ہے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنی ان رقوم کا جن کا پنشن سے تعلق ہے اور جو فائدہ حاصل کرنے کے لئے تمباکو کی کمپنیوں کے حصص پر مبنی ہیں۔ انہیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔

البتہ یہ ضرور ہے کہ جو لوگ تمباکو نوشی کے خلاف مہم چلا رہے ہیں انہیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ انہوں نے میدان مار لیا ہے اگرچہ اس وقت تمباکو نوشوں کی تعداد خاصی کم ہو گئی ہے یعنی ۱۹۶۴ء میں ۴۰ فی صد بالغ لوگ تمباکو نوشی کرتے تھے اور اب ۲۹ فی صد کرتے ہیں۔ لیکن تمباکو کی صنعت بہت فروغ پا رہی ہے۔ یہ لوگ جب چاہیں قیمتیں بڑھا دیتے ہیں۔ اور جتنی قیمت چاہے بڑھا دیتے ہیں اور انہوں نے ۳۰ لاکھ ڈالر اس مہم کے لئے دیئے ہیں کہ تمباکو کو پیا جانا چاہیئے اور یہ ۳۰ لاکھ ڈالر امریکہ کی کانگریس کے اراکین کو دیئے گئے۔ یہ لوگ نئی سے نئی بات سوچ کر اپنی مہم کو تیز کر دیتے ہیں کہتے ہیں کہ فلپ موریس نے ۴۰ وکلاء اور پبلک ریلیشنز آفیسرز کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اگرچہ ان کا کام اتنا آسان تو نہیں ہو گا۔ مگر بہرحال وہ اس کام پر مامور کئے گئے ہیں کہ جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں وہ پیتے رہیں۔ اور مزید لوگ پینا شروع کر دیں اگرچہ سائنس اور طبی میدان کے

لوگوں نے بارہا اس بات کو ثبوت کی حد تک پہنچایا ہے کہ تمباکو نوشی مضر صحت ہے لیکن سگریٹ بنانے والے اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا جو سگریٹ اور بیماری کو آپس میں منسلک کرتا ہو اور پھر یہ بھی ہے کہ تمباکو کے مددگار بھی ہیں اور وہ ہیں اخبارات اور میگزین جو ۳، ۳ ارب ڈالر اشتہارات کے ذریعے ان لوگوں سے حاصل کرتے ہیں اور اسی وجہ سے تمباکو نوشی کے لئے جو دلائل دیئے جاتے ہیں ان کا آسانی سے رد نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اشتہارات پر پابندی لگائی جائے لیکن یہ اس لئے ممکن نہیں کہ امریکہ کی سول لبرٹیز یونین کا خیال ہے کہ اگر اشتہارات پر پابندی لگائی جائے تو یہ امریکہ کے دستور کی پہلی ترمیم کے خلاف ہوگا۔ اس پہلی ترمیم میں اظہارِ خیال کی آزادی کو اجاگر کیا گیا ہے۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ عوام الناس میں اب تمباکو نوشی کی مخالفت کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے سگریٹ کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے اب زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پہلے لوگ یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ سگریٹ فیشن میں بھی داخل ہے اور اس کا کوئی نقصان بھی نہیں۔ لیکن ۱۹۶۴ء میں سرجن جنرل جنگل نے تمباکو نوشی پر جو رپورٹ پیش کی۔ اس میں تمباکو اور کینسر کو ایک دوسرے سے منسلک کیا گیا تھا اور اسی طرح دل کی بیماریاں اور صحت کے دوسرے مسائل بھی ۱۹۸۶ء میں ایک رپورٹ تو سرجن جنرل نے پیش کی اور دوسری نیشنل اکیڈمی آف سائنسز نے۔ ان رپورٹوں میں نہ صرف بلاواسطہ سگریٹ پینے کے نقصانات بیان کئے گئے تھے بلکہ بالواسطہ سگریٹ نوشی کو بھی اس سلسلے میں شامل کیا گیا تھا۔ بالواسطہ سگریٹ نوشی کا مطلب ہے کہ آپ کسی سگریٹ نوش کے پاس بیٹھے ہیں اور اس کا سگریٹ کا چھوڑا ہوا دھواں آپ کے اندر بھی جاتا ہے اور اس طرح لوگوں کو یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوا کہ سگریٹ کوئی دوسرا پئے اور اس کے مسائل سے آپ دوچار ہو جائیں اس سال امریکی کانگریس میں جب تمباکو نوشی کے خلاف بل پیش ہوں گے تو ان میں سے ایک بل سینیٹر ایڈورڈ کینیڈی کا ہوگا اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو تمباکو نوشی کے مسائل اور خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے ۱۱ کروڑ ڈالر رکھے جائیں۔ اسی طرح دوسرے بل بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ ساری باتیں تمباکو نوشی کو کم کرنے میں انتہائی مفید ثابت ہونگی۔

سوویت یونین کو عالمی امداد

ہوسٹن میں دنیا کے سات بڑے صنعتکار ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ وہ سوویت یونین کی ہر ممکن مدد کریں گے تاکہ ساری دنیا میں جمہوریت کو مضبوط کیا جا سکے۔ یہ ان کی سولھویں اقتصادی چوٹی کانفرنس تھی۔ اس موقعے پر اگرچہ ماسکو کو دی جانے والی امکانی امداد کی تفصیل تو نہیں بتائی گئی لیکن یہ ضرور کہا گیا ہے کہ مدد کی جانی چاہیئے۔ یہ ممالک امریکہ، مغربی جرمنی، جاپان، فرانس، برطانیہ، اٹلی اور کینیڈا ہیں۔ ایک اور بیان میں اس چوٹی کانفرنس کے رہنماؤں نے اس فیصلے پر صاد کیا کہ دہشت گردوں کو کسی قسم کی رعائت نہیں دی جائے گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ نیوکلیئر، کیمیاوی، بائیولاجیکل اور بالسٹک اسلحہ پھیلنے سے روکا جائے۔ ان سب ممالک نے اس تہیہ کا اظہار کیا کہ وہ ۱۹۹۰ء کے عشرے کو عشرہ جمہوریت منائیں گے۔ یورپ کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ ایک نئے عہد کی دہلیز پر آگیا ہے۔ ان کے اعلامیے میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ سوویت یونین کی اس بات میں مدد کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے معاشرے کو ایک کھلا معاشرہ بنا دے اور کثیر جماعتی جمہوریت کو رائج کرے اور اپنی تمام پیداوار کو مارکیٹ کے ذریعہ دنیا کے سامنے لائے۔

ان سات ممالک کے وزرائے خارجہ نے ایک اجلاس میں اس بات پر گفتگو کی کہ سوویت یونین کو کس قسم کی تکنیکی مدد دی جا سکتی ہے یا قرض مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان وزراء نے گفتگو کرتے ہوئے یہ تاثر دیا کہ میخائیل گورباچوف نے امداد کی درخواست کی ہے جبکہ ایک بیان میں میخائیل گورباچوف نے اس کی تردید کی۔ چوٹی کانفرنس نے یورپ سے باہر بھی جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور جن کا تعلق خاص طور پر جمہوریت سے ہے ان کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ان سب باتوں سے ایک کھلا پن سامنے آیا ہے خاص طور پر منگولیا اور نیپال میں۔ فلپائن کی بھی تعریف کی گئی اور کہا گیا کہ وہ جمہوریت کو مضبوط کرنے کیلئے مثبت اقدام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے ذکر پر نمیبیا سامنے آیا اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ وہ آزادی کی ایک مثبت مثال بن کر رہے گا۔ اور وہاں کثیر الجماعتی جمہوریت ہوگی۔ اور اقتصادیات بھی آزاد ہوں گی۔ جنوبی افریقہ میں جو حال ہی میں مثبت اقدام کئے گئے ہیں ان کو بھی سراہا گیا۔ چین میں حال ہی میں جو تھوڑا بہت کام ہوا ہے اس کی بھی داد دی گئی

○ یہ فقرہ تو آج سننے میں آتا ہے کہ استاد کی مار انسان کو سنوار دیتی ہے لیکن اس سے کتنی اور کیسی مار مراد ہے شاید اس کے متعلق بحث کبھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچی۔ ایک استاد صاحب بنچوں کی قطاروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے تمام طلبہ کو اپنے گھونسوں کے پیار سے نوازتے رہتے تھے۔ یا ایک دن وہ سکاؤٹوں کا ایک رسالہ اپنی جماعت کے طلباء کو دکھا رہے تھے۔ وہ خود بھی سکاؤٹ ماسٹر تھے۔ ایک طالب علم نے ان کی باتیں سن کر یہ کہنے کی جسارت کی کہ ماسٹر جی۔ یہ سکاؤٹ تو بہت کچھ کر رہے ہیں۔ اس طالبعلم کا یہ کہنا تھا کہ انہوں نے اسے اس کی سیٹ سے اٹھا کر مارنا شروع کیا اور بے تحاشا مارا۔ یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ استاد کے ہاتھ میں تختی ہے تو وہ طالب علم کے سر پر تختی ہی مار دیتا ہے۔ بہرحال یہ کبھی فیصلہ نہیں ہو پایا کہ کتنی اور کیسی مار مفید ہے۔ باہر کے ایک ملک میں جہاں ہمیں خاصا لمبا عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک بہت مشہور پرنسپل کے متعلق اکثر سننے میں آتا تھا کہ جب وہ کسی طالب علم کو سزا دینا چاہتے تھے تو اس کے علاوہ ایک اور طالب علم کو دو تین سوٹیاں رسید کرتے ہوئے اس طالب علم سے جسے سزا دینا مقصود ہوتا تھا، کہتے کہ دیکھو، غور سے دیکھو میں اس طرح تمہیں ماروں گا۔ اور پھر اس کی باری آجاتی اور وہ اسے خوب مارتے بہرحال ان تمام باتوں کے باوجود یہ فقرہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ استاد کی مار انسان کو سنوار جاتی ہے کہیں یہ بات ٹھیک ثابت ہو جاتی ہے اور کہیں اس کے بالکل برخلاف نتیجہ نکل آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہاں کے سکولوں میں بدنی سزا نہیں دی جائے گی۔ اگرچہ پارلیمنٹ میں اس بات پر خوب لے دے ہوئی۔ جو مارنے کے حق میں تھے انہوں نے بھی پورا زور لگایا اور جو سکولوں میں بدنی سزا دینے کے خلاف تھے انہوں نے بھی خاصے جوش کا اظہار کیا اور جب ووٹ لئے گئے تو ۴۱ وہ اراکین تھے جو بدنی سزا کے خلاف تھے۔ اور ان کے مقابلے میں ۳۷ وہ تھے جو بدنی سزا کے حق میں تھے لیکن بہرحال فیصلہ ہو گیا کہ اب جو استاد کسی طالب علم کو بدنی سزا دے گا اسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ اگرچہ بہت سے سکولوں نے اس قانون کے منظور ہونے سے پہلے ہی اپنے سکولوں سے سزا کو فارغ کر دیا ہوا تھا۔ اس کے باوجود اسی قانون کی ضرورت پیش آئی۔ لڑکوں کو تو سزا ملتی ہی تھی بعض سکولوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ وہ لڑکیوں کو بھی سزا دیتے ہیں۔ سزا دینے کا عام طریق یہ تھا کہ کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھ کر طالب علم کسی قدر اوندھا ہوتا تھا اور استاد اس کے کولھوں پر سوٹیاں مارتا تھا۔ لڑکیوں کو بھی اسی طرح سزا دی جاتی تھی جسے یقیناً لوگ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بہرحال اچھا ہوا یہ معاملہ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ تک پہنچا اور سارے ملک کے لئے یہ فیصلہ ہو گیا کہ بدنی سزا نہیں دی جائے گی۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوتا ہے اور دوسرے ممالک بھی ایسا ہی قانون منظور کرتے ہیں۔ یا یہ پہلا اور آخری قطرہ ثابت ہوتا ہے۔ یعنی نیوزی لینڈ میں تو یہ قانون لاگو ہے کہ طلباء کو بدنی سزا نہ دی جائے اور دیگر ممالک میں طلباء ہر طرح پٹتے رہیں۔

چاند پر اڈا

صدر جارج بش نے امریکی کانگریس سے کہا ہے کہ وہ خلائی پروگرام کے لئے رقم مہیا کرے تاکہ ۲۰۱۹ء تک چاند پر ایک مستقل بیس بنایا جا سکے۔ انہوں نے اپنے اس ارادے کا اظہار کیا کہ امریکہ خلائی معاملات میں سب سے آگے ہے اور اسے سب سے آگے ہی رہنا چاہیئے۔ صدر بش نے یہ بھی کہا کہ ہمارے اس پروگرام کے لئے عالمی تعاون کی ضرورت ہوگی۔ آپ مارشل سپیس فلائٹ سنٹر پر تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس میں ایسی رقوم پر جو بحث ہو رہی ہے اسکے متعلق سب سے اہم اور مرکزی سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایک ایسی قوم رہنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ کانگریس میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم اپنی اس پوزیشن کو ضائع کر دیں۔ کیونکہ امریکہ کے لئے اس پوزیشن میں قائم رہنے کا وقت گذر چکا ہے۔ ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز کی بجٹ سب کمیٹی نے صدر بش کے ۲۶ فی صد اضافے کو (برائے نیشنل ایرونانٹکس اور سپیس ایڈمنسٹریشن) منظور کر لیا ہے۔ لیکن ۳۰ کروڑ ڈالر کی رقم جو وہ خلائی تحقیقات کے لئے چاہتے تھے اسے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہی رقم ہمارے معاشی پروگراموں پر خرچ ہونی چاہیئے۔ مسٹر بش نے خلائی تحقیقات کا پانچ سو سال پہلے کرسٹوفر کولمبس کی امریکہ کی دریافت کے ساتھ موازنہ کیا اور کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلائی پروگرام کو ملتوی کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں صرف اس وقت آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے جب ہمارے معاشی مسائل مکمل طور پر حل ہو چکے ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس قسم کا رویہ اپنے آپ کو شکست سے دوچار کرنے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے ارادے کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا

باقی صفحہ ۶ پر

شخصیات

ماہا عبدالفتاح

ماہا عبدالفتاح سیاسی صحافی بھی ہیں اور مصنف بھی ۔ آپ مصر کی رہنے والی ہیں اور کیمپ ڈیوڈ کی تاریخ بصورت روزنامچہ لکھ کر آپ نے نام پیدا کیا ہے ۔ اگرچہ مصری اسرائیلی تعاون کی تاریخ سے دوسرے عرب ممالک مطمئن نہیں ہیں لیکن مصر بہر حال اسے اپنا ایک کارنامہ سمجھتا ہے ۔ اس کتاب کو دیگر مصر کے بڑے بڑے مصنفین کی کتابوں کی طرح عرب ممالک میں پذیرائی حاصل نہیں ہوئی ۔ اس کتاب کا نام ہے ۔

"A STEP TO WARDS PEACE"

یعنی امن کی طرف ایک قدم ۔ جس طرح مصر کے نوبل انعام یافتہ نجیب محفوظ اور توفیق علی حکیم انیس منصور ، اور عبدالعزیز رمضان کی بعض کتابوں کی دیگر عرب ممالک میں پذیرائی نہیں ہوئی ۔ اسی طرح ماہا کی کتاب کو بھی عرب ممالک نے اچھا نہیں جانا ۔ اگرچہ وہ کہتی ہیں کہ یہ وقت کی بات ہے ۔ جوں جوں وقت گزرے گا اور مورخ اس واقعے کی اہمیت کو سمجھے گا ۔ اس کتاب کو بھی پذیرائی حاصل ہوگی ۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور کتاب جو کسی اور شخص کی لکھی ہوئی ہے اور جس کا موضوع شاہ فاروق کے سوانح حیات ہے ، کے سلسلے میں بھی خاصی کوشش کی ہے ۔ اگرچہ یہ موضوع ایسا تھا کہ مصر کے باشندے اسے پسند نہیں کرتے تھے اور اس وجہ سے اس کتاب کے مطالعے سے گریز کرتے تھے ۔ ماہا نے اپنے الاخبار میں اس کتاب کا خلاصہ بالاقساط پیش کیا تو دیکھا گیا کہ لوگ اس کتاب کی طرف خاصے مائل ہوئے ہیں ۔ ماہا کہتی ہیں کہ صحافت ان کی زندگی ہے اور اسی کو بہتر طریق پر فروغ دینے کے لئے انہوں نے شادی بھی بہت دیر سے کی ۔ بچوں کی وہ مخالف تو نہیں ہیں لیکن ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوا ۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ یہ بھی ان کے لئے مفید ثابت ہوا ہے ۔ ان کے خاوند نے اور انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہو ۔ خاوند ایک بہت بڑے تاجر ہیں اور اکثر دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی تجارت کے سلسلے میں گھومتے رہتے ہیں اور دونوں کی ملاقات اچانک کسی ملک میں ہو جاتی ہے ۔ وہ کہتی ہیں ضروری نہیں کہ ہماری ملاقات مصر میں ہو ۔ ہو سکتا ہے امریکہ میں ہم ملیں ۔ ان کے اخبار نے انہیں بہتر سیاسی صحافی سمجھ کر امریکہ اور کینیڈا میں اپنی نمائندگی کے لئے بھیج دیا اور وہاں پر وہ اپنے کام سے اس لئے بہت خوش ہیں کہ انہیں بعض مشکلات در پیش آتی ہیں جن کا حل کرنا ان کے لئے نہایت دلچسپ ہوتا ہے ۔ وہ کہتی ہیں کہ یہاں خبر حاصل کرنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی ۔ آسان اس طرح کہ حکومت یا دیگر ادارے اپنی اپنی خبریں نہایت صاف ستھرے طریق پر مہیا کر دیتے ہیں اور مشکل اس لئے کہ خبروں کے ہجوم میں سے خبروں کا انتخاب کوئی آسان کام نہیں ۔ اخبار الیوم کی وہ نمائندہ ہیں اور اپنے دیگر ۔ ناعقول سے اپنے کام میں کامیابی کے لحاظ سے بہت آگے بڑے صحافیوں کی اپنے اداروں سے ان بن بھی ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ ماہا کی بھی اپنے ادارے سے کسی بات پر ٹھن گئی اور انہوں نے اسے ۱۴ سال کے لئے امریکہ سے واپس مصر بھیج دیا ۔ لیکن اکثر ایسی باتوں کی صفائی ہو جاتی ہے ۔ اور کام پھر چلنے لگتا ہے ۔ ماہا بھی ان میں سے ایک ہیں ۔ جن کی اپنے ادارے سے ٹھنی بھی اور پھر بات بن بھی گئی اور اس طرح وہ ایک نہایت اہم فریضہ ادا کرتی چلی جا رہی ہیں ۔ ماہا کہتی ہیں کہ میں روایات کی مخالف تو نہیں لیکن یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ ہر شخص کو اپنی زندگی بنانے کے لئے آزادی حاصل ہونی چاہیئے ۔ وہ جیسی زندگی چاہے گزارے ۔ مصر کی اکثر عورتیں روایتی زندگی گزارتی ہیں ۔ میں انہیں پسند کرتی ہوں لیکن میرا اپنا طریق کار بہت حد تک مختلف ہے ۔ ان کے خیال میں مصر میں بعض عورتیں ازمنہ ماضی میں زندگی گزار رہی ہیں اور بعض ابھی سے اکیسویں صدی میں پہنچ گئی ہیں ۔ لیکن وہ خود نہ ازمنہ ماضی میں ہیں نہ اکیسویں صدی میں پہنچی ہیں بلکہ اسی صدی کی ایک بہتر زندگی گذار رہی ہیں ۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

کہ میں اپنی بات پر ڈٹا ہوا ہوں اور اسے ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ انہوں نے کانگریس کو پیغام بھیجا کہ عظمت کو تعطل اور تاخیر میں نہ ڈالیں ۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جو قومیں خواب دیکھنا نہیں جانتیں ان کے ساتھ وقت کیا سلوک کرتا ہے

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۶۷ :- میں راشد کریم ولد فضل کریم صاحب قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان پختہ برقبہ ۴ مرلے ایک سرساہی ڈبل سٹوری واقع گلی ۲ مصطفےٰ آباد کا ۱/۶ حصہ (۲) ۵ عدد مکانات برقبہ 5-5 مرلے واقع مصطفےٰ آباد کا ۱/۶ حصہ (۳) پلاٹ برقبہ ۱۳ مرلے ۳ سرساہی واقع مصطفےٰ آباد کا ۱/۶ حصہ مالیتی ۳۷۵،۰۰۰/- روپے (۴) دکان برقبہ ۹×۱۸ فٹ کا ۱/۶ حصہ واقع گول امین پور بازار فیصل آباد مالیتی چار لاکھ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔ اور مبلغ 400/ روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ راشد کریم ۔ P 513 گلی ۷ محلہ مصطفےٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹ ۔

مسل نمبر ۲۷۵۶۸ :- میں ساجدہ راشدہ زوجہ راشد کریم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ آباد کریم نگر فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۹ تولہ مالیتی ۲۸۱۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۳۳،۱۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ ساجدہ راشد P513 گلی ۷ مصطفےٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲ ۔ گواہ شد نمبر ۲ راشد کریم خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۵۶۷ ۔

مسل نمبر ۲۷۵۶۹ :- میں چوہدری فیض احمد خان ولد چوہدری غلام علی خان قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن محلہ مصطفےٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ چک ۱۲۲ ۔ ر ب نور پور ضلع فیصل آباد مالیتی

۵۰،۰۰۰/ روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالیمن شرقی ربوہ کا ۱/۲ حصہ مالیتی ۱۷،۰۰۰/ روپے (۳) اراضی ۳۱ ایکڑ واقع شکارپور سندھ مالیتی ۱۵۰۰۰/ روپے۔ نوٹ زمین غیر آباد ہے کوئی آمد نہیں زمین کا قرضہ ۲۵،۰۰۰/ روپے ہے۔ میزان ۸۲،۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۹/+۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت پنشن وملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست، اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری فیض احمد خان P-4/17 گلی نمبر 6 محلہ مصطفےٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر فضل کریم وصیت نمبر ۵۱۵۹

مسل نمبر ۲۷۵۷۰: میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری فیض احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تقریباً بیعت ۱۹۳۷ء ساکن محلہ مصطفےٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۴/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان ۵ مرلہ ڈبل سٹوری مالیتی اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی چھ ہزار روپے (۳) حق مہر پانچ سو روپے۔ کل جائیداد دو لاکھ چھپن ہزار پانچ سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ اقبال بیگم P-4/17 گلی نمبر 6 محلہ مصطفےٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ حافظ محمد اکرم حفیظ مسل نمبر ۲۷۵۶۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری فیض احمد خان خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۵۶۹۔

مسل نمبر ۲۷۵۷۱: میں وسیم احمد ناصر ولد سعید احمد ناصر قوم ارائیں پیشہ کاروبار عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 501/A پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۳/۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دکان مالیتی ۳،۵۰،۰۰۰/ روپے واقع گول امین پور بازار فیصل آباد (۲) مکان برقبہ ۵ مرلہ ۵۰۱/A بٹالہ کالونی فیصل آباد جس کے مالک والدہ صاحبہ دو بھائی تین بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وسیم احمد ناصر ۵۰۱/A پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری مقصود احمد ولد رحیم بخش 425/A پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری مقبول احمد ولد رحیم بخش صاحب فیصل آباد۔

تلاش گمشدہ

۲۳ اگست کو مرکز قومی بچت اور دفتر کمیٹی کے درمیان ایک کپڑے کا تھیلا گر گیا ہے جس میں موٹر سائیکل رجسٹریشن بک بنام اکبر علی زاہد تھی۔ جس صاحب کو ملے وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ

ڈاکٹر نذیر احمد

دارالعلوم شرقی۔ ساہیوال روڈ ربوہ

واقفین نو

انسہ مصطفےٰ ابن چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲/۳۶، دارالعلوم شرقی ربوہ

ثاقب محمود ابن چوہدری محمد افضل محمود صاحب
پنڈی دھوتھڑاں ضلع گجرات

لقمان احمد ابن نصیر احمد صاحب باجوہ
سنجر چانگ براستہ چمبڑ ضلع حیدر آباد

لقمان احمد ابن عبداللہ صاحب
بھڈال ضلع سیالکوٹ

سعید احمد توصیف ابن رفیق احمد صاحب شاہد
۲۰/۶، دارالیمن وسطی ربوہ

حفیظ الرحمٰن ثانی ابن عبدالمنان بھٹی صاحب
بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ

انعم طور بنت منظور احمد صاحب شاد
۲۰/۹، دارالعلوم غربی ربوہ

محمد رضوان احمد ابن محمد سلیمان بھٹی صاحب
گوٹھ مبارک آباد بشیر آباد سندھ

پردہ عورت کی ترقی میں روک نہیں ہے

سیدنا حضرت فضل عمر

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کرسکتیں۔ ان کی صحت خراب رہتی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ وہ عورتیں جو بالکل بے پردہ پھرتی تھیں۔ وہ کیا کر رہی ہیں۔ جو پردہ کرنے والی نہیں کرسکتیں؟ جس وقت عورتیں (دینِ حق) کے احکام کے مطابق پردہ کرتی تھیں اس وقت ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں اور وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں اور دشمن کو مارتی بھی تھیں۔ مگر بے نقاب پھرنے والی عورتیں کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ دراصل صحت امید اور امنگ سے قائم رہتی ہے۔ جب کسی میں امنگ ہی نہ ہو تو چاہے اسے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کردو وہ نیچے ہی گرے گا اور اگر امنگ اور امید ہو تو خواہ لحاف اڑھا دو پھر بھی وہ بلند ہوتا چلا جائے گا۔ ۔۔۔۔ پس یہ بالکل غلط ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے۔ عورتیں پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہر قسم کی ترقی کرسکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں اور وہ خود شرعی پردہ پر عمل کریں اور دوسری عورتوں کو بھی بتائیں کہ پردہ کی پابندی کرتے ہوئے ہر قسم کی ترقی کی جاسکتی ہے۔"

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم پروفیسر محمد اکرم صاحب، سارا اکرم صاحبہ سیکرٹری مال جھنگ	۵۰/-
۲۔ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب سیکٹر ایم لاہور	۲۰۰/-
۳۔ مکرم بشیر احمد صاحب محاسب راولپنڈی	۱۰۰/-
۴۔ مکرم نصیر احمد صاحب فاروقی سیکرٹری مال کوئٹہ	۱۰۰/-
۵۔ لجنہ اماء اللہ صاحبہ سیالکوٹ	۲۰۰/-
۶۔ مکرمہ بیگم برکت ناصر ملک صاحب بذریعہ مکرم پیر معین الدین صاحب	۱۰۰/-
۷۔ مکرم سعید احمد بھٹی۔ منجانب والد محترم خوشی محمد بھٹی صاحب	۲۰۰/-
۸۔ محترمہ ناصرہ بھٹی۔ منجانب والد محترم خوشی محمد بھٹی صاحب	۲۰۰/-
۹۔ سیدہ وصی حیدر اقبال صاحب کراچی منجانب ہمشیرہ کے سسر خوشی محمد بھٹی صاحب	۲۰۰/-

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد کی بھانجی عزیزہ "نعیمہ عالیہ" بنت مکرم شریف احمد صاحب بھٹی (آف پراپرٹی سنٹر) دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز آفتاب احمد ابن مکرم احمد حسین رانا صاحب آف لاہور کے ہمراہ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف مربی سلسلہ نے بعد از نمازِ عصر بیت الناصر ربوہ میں بعوض مبلغ تیس ہزار روپیہ (-/۳۰،۰۰۰) حق مہر پڑھا۔ اور محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

درخواست دعا

○ عزیزہ نائلہ جاوید بنت محمد واحد اللہ خان صاحب جاوید دارالصدر غربی ربوہ بعمر ۹ ماہ آٹھ دس روز سے بعارضہ دست اور بخار بیمار ہے۔ کمزور بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت اور لمبی عمر سے نوازے۔

گرمیوں کے موسم میں خاص طور پر لیموں کا استعمال بکثرت کریں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ دونوں طرف کے زیادہ سے زیادہ بڑے بدعنوان لوگ اگر احتساب کے عمل کے نتیجے میں الیکشن لڑنے کے لئے نااہل قرار پا جائیں تو یہ ملک کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بینظیر بھٹو صاحبہ کے بارے میں نااہلی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا لیکن قانون سے کوئی بھی بالاتر نہیں تاہم انتخابات وقتِ مقررہ پر ہوں گے ہم احتساب کا عمل کسی بھی دباؤ کے باعث ختم نہیں کریں گے۔ خصوصی عدالتوں میں اگر کوئی پیش نہیں بھی ہوگا تب بھی قانون اپنے راستے پر بڑھتا جائے گا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی سیکرٹریٹ سے جاری کردہ اعلانیے میں بتایا گیا ہے کہ پولیس کی بھاری تعداد نے ایس پی ساؤتھ، ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کی سرکردگی میں پیپلز ہاؤس پر غیر قانونی چھاپہ مارا اور تلاشی لی جب پولیس اہلکاروں کو عملے نے روکا اور سرچ وارنٹ دکھانے کو کہا تو ڈی ایس پی نے کہا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں کوئی خفیہ میٹنگ ہو رہی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ نے عام انتخابات میں اپنے امیدواروں کیلئے الگ انتخابی نشان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم لیگ کی مرکزی عاملہ کے اجلاس میں آئی جے آئی میں پارٹی کی شمولیت برقرار رکھنے کے بارے میں کوئی واضح فیصلہ نہیں ہوسکا تاہم پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئی جے آئی میں فی الحال رکنیت برقرار رکھی جائے لیکن آئی جے آئی پر دباؤ برقرار رکھنے کیلئے مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مسلم لیگ کا تشخص برقرار رکھنے کے لئے جس قسم کے اقدامات اٹھانا چاہیں ایسا کرسکتے ہیں۔

آزاد جموں کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں موجودہ مالی سال کے لئے تین ارب ۱۳ کروڑ روپے کا ریکارڈ بجٹ پیش کر دیا گیا ہے۔ بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں کیلئے ایک ارب دس کروڑ اسی لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جو حکومت پاکستان فراہم کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوامِ متحدہ کی طرف سے لگائی جانیوالی پابندیوں کے باوجود بعض ممالک عراق کو فضائی راستوں سے کیمیاوی ہتھیار اور دوسری اشیاء فراہم کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان مارلن فٹز واٹر نے کہا ہے کہ عراق کو کیمیاوی ہتھیار اور دوسرا فوجی سازوسامان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ان خلاف ورزیوں کے خاتمے کی کوشش کر رہا ہے

○ خلیج میں غیر ملکی فوجوں پر ایران کو کوئی اعتراض نہیں۔ ایران کے صدر علی اکبر رفسنجانی نے کہا ہے کہ عراقی جارحیت کو روکنے کیلئے خلیج میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی پر ان کے ملک کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحران کے ختم ہونے پر غیر ملکی فوجوں کو واپس چلے جانا چاہیئے۔

○ روسی جمہوریہ تاجکستان نے بھی اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا ہے روس کی وسطی ایشیا کی جمہوریہ تاجکستان نے اپنے اقتدارِ اعلیٰ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسکے قوانین کو روسی قوانین پر فوقیت حاصل ہوگی۔ ماسکو ریڈیو کے مطابق تاجکستان اسمبلی کے ارکان نے اس اعلان کی منظوری دے دی ہے اس میں علیحدہ فوج کے مطالبات پر بحث بھی کی گئی لیکن کافی رقوم نہ ہونے کی وجہ سے اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے